

قیمت سالانہ سے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۱۸ء | نمبر ۲۸

گلدستۂ اخبار

جرمن جارحانہ حملہ ابھی تک معرض التوا میں ہے وجہ توقف کی یہ خیال کیجاتی ہے کہ آدمیوں کی کمی اور مرض زکام کی کثرت ہے

پیرس میں خیال کیا جاتا ہے کہ جرمن کے پاس اس وقت صرف ۵۵ ریزرو ڈویژن فوج ہے۔

جرمن ہیڈکوارٹرز میں خیال کیا جارہا ہے کہ جرمن فوجیں محاذ اٹلی پر بھیجنا چاہئیں۔

۷ جولائی کی خبر ہے کہ ایک امریکن باربرداری کا جہاز جنگی رقبہ میں جرمنوں نے غرق کر دیا۔ عملہ جہاز کے ۶ آدمی نہیں ملتے۔ جہاز پر کوئی مسافر نہ تھا۔

حجازی عربوں نے ۲۸ جون کو قلعۃ الاحمر (واقعہ فلسطین) پر حملہ کیا اور اس کو لے لیا اور ساٹھ آدمی قید کر لئے۔

ٹرکی کا سلطان حال میں فوت ہو گیا ہے۔

قسطنطنیہ کی خبر ہے کہ سلطان متوفی کی جگہ یکا یُرق محل نے وحید الدین کو سلطان ٹرکی اعلان کر دیا

روس کے ۵۰ ہزار خوب مسلح آدمی انقلاب پسند فرج کے خلاف تاشقند سے کیف جا رہے ہیں یہ فاصلہ ۴۰ میل کا ہے

جرمن کیف کی جانب پیچھے کو ہٹ رہے ہیں۔

کیف اور اوڈیسہ کے درمیان سلسلہ راہ و ربط کا کٹ گیا ہے۔

جرمن سفیر کاؤنٹ میرباخ مقیمی ماسکو کو روسیوں نے جرمن مظالم سے دق آکر قتل کر دیا ہے

روس میں جرمن کے خلاف مخالفت بڑھتی جاتی ہے۔

بنکوں اور گورنمنٹ دفتروں میں ۸ جولائی تک ۱۸۵۲۲۰۸۰۰۰ روپیہ کے جنگی قرضے کے بانڈ فروخت ہوئے۔

بنگال نے اس وقت تک اس دوسرے جنگی قرضہ میں ۸۹۴۹۱۷۰۰ روپیہ دیا ہے۔ تمام صوبجات سے اول ہے۔

لنڈن میں ایک ہندوستانی بیرسٹر مسٹر (رایم) افرالدین کو اس جرم میں چھ ماہ کی قید ہوئی کہ اس نے ہائیکورٹ میں اپنے اپیل مقدمہ میں حلف دروغی کی تھی

بھوپال کے رئیس نواب محمد نصراللہ خاں نے ۲۰ ہزار روپیہ جنگی مقاصد سے جنگی قرضہ میں دیا ہے

پیر کے روز ۸ جولائی کو کلکتہ میں بھونچال کا ایک جھونکا زور سے آیا۔ مگر صرف دو منٹ تک رہا۔ جائداد غیر منقولہ کا نقصان بہت کم ہوا

۳ جولائی بدھ کے روز بمبئی کے پارسیوں نے دادا بھائی نوروجی کی وفات کی برسی منائی۔

تاربرقیات

امریکن فوجی کامیابی

لنڈن ۴ جولائی۔ ایک نامہ نگار جو امریکن افواج کے ساتھ رہتا ہے ایک قیدی افسر کی زبانی بیان کرتا ہے کہ جرمن جنہوں نے لارو کے جنگل پر بیفائدہ حملہ کیا تھا ارادہ کر رہے تھے کہ فوراً محاذ پر بلائے گئے پہلے تو امریکن توپخانہ کے سبب سے اُن کی پیشقدمی ناممکن تھی۔ مگر بعد ازاں ۸ گلدار توپوں کی امداد لیکر گروہ کے گروہ آگے بڑھنا شروع ہوئے مگر امریکن آتشباری نے اُن کو روک دیا۔ ایک پلٹن کے کمانڈر نے خبر واپس بھیجی کہ وہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اس لئے کمک کی درخواست کی۔ لیکن کمک دینے سے انکار کر دیا گیا۔ اور اُسے حکم دیا گیا کہ کچھ گلدار توپیں لے لے سپاہیوں نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ کیونکہ امریکن گلدار توپیں اُن پر آگ برسا رہی تھیں اور وہ بھاگ نکلے ساٹھ آدمی مطیع کر لئے گئے۔

اتحادیوں کی پیشقدمی

لنڈن ۶ جولائی ایک برٹش کمیونیک راوی ہے کہ ہم نے ہیمل کے مشرق کیطرف ایک یورش کر کے چند ایک آدمی گرفتار کر لئے۔ فنقو ولیرز اور منجز پر دشمن کی آتشباری زور پر تھی۔

لنڈن ۶ جولائی۔ ایک فرانسیسی مراسلہ مظہر ہے کہ علاقہ لانگ پونٹ اور کورسے میں دیا گئے آئسن کے جنوب میں توپ خانہ کا زور تھا۔ امریکن فوجوں نے وو مجز پر دھاوا کر دیا اور قیدی گرفتار کر لائے۔

مغربی میدان میں آسمانی جنگ

لنڈن ۷ جولائی ۱۰½ بجے رات۔ ایک برطانوی مراسلہ کا بیان ہے کہ ہم نے آج صبح کورسر کے نزدیک دشمن کے ایک حملہ کو پسپا کر دیا۔ قطعہ دائرہ منتصون میں دشمن کے توپ خانے اور خندقی توپیں سرگرم کار تھیں۔ تین جرمن ہوائی جہاز ہلاک کر دیئے گئے۔ ایک کو بے قابو کر کے بھگا دیا۔ ایک انگریزی جہاز گم ہے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں کے عرصہ میں متفرق جگہوں پر سترہ (۱۷) ٹن بم پھینکے گئے۔

لنڈن ۷ جولائی۔ وزیر ہوائی جہازاں مخبر ہے کہ کل سہ پہر کو ہمارے ہوائی جہازوں کے بیڑوں نے متینز سبلون کی ریلوے پر کامیابی سے حملہ کیا۔ اور ۲½ ٹن بم اس پر پھینکے۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے ہماری جمعیت پر حملہ کیا اور دشمن کا ایک جہاز نیچے اُتار دیا گیا۔ مگر تمام برٹش ہوائی بیڑہ صحیح سلامت واپس آگیا۔ گذشتہ رات ہمارے ہوائی جہازوں نے سار برکن پر اور متینز سبلون کی ریلوے پر کامیابی کے ساتھ حملہ کیا۔

لنڈن ۷ جولائی۔ رائٹر کا کارسپانڈنٹ مقیمی برٹش ہیڈ کوارٹرز آج تار دیتا ہوا کہتا ہے کہ آسٹریلیائی فوجوں کی نئی پیشقدمی ۶۰۰۰ گز کے عمق میں ظاہر ہوئی اور ویلرز بریٹانے کے کل مقابل کے محاذ پر پانچ ہزار گز کامیابی ہاتھ آئی۔ یہ کامیابی خصوصاً جنگی تالابوں کی بدولت ہوئی۔ ان میں سے ایک جنگی تالاب نے چھ مشین گن کے سٹیشنوں اور اُن کے عملہ والوں کو زمین دوز کر دیا۔ ایک اور جنگی تالاب نے بعض مشینوں کو برباد کر دیا۔ اور ۲۰۰ آدمی پکڑ لئے۔ امریکن فوجوں کے ہاتھ کی صفائی دیکھ کر آسٹریلیائی فوجوں نے اُن کی خوب تعریفیں کیں۔

جرمن کا آئندہ جارحانہ حملہ۔

لنڈن ۸ جولائی۔ جرمن جارحانہ حملہ میں جو بہ اتفاق رائے کارسپانڈنٹاں پورے طور پر تیار ہو چکا ہے توقف کے سبب سے بڑے بڑے خیالات پیدا ہو رہے ہیں۔ بعض مقامات میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس توقف کیوجہ آدمیوں کی قلت اور زکام کے مرض کی کثرت ہے۔ مگر برلن میں یقین کیا جاتا ہے کہ اس توقف کی وجہ پولیٹیکل معاملات ہیں۔ جس کا تعلق خصوصاً قیصر۔ کاونٹ ہرٹلنگ اور جنرل ہنڈنبرگ اور لوڈنڈارف کی طویل کونسل سے ہے۔ جس کونسل میں ہر کیوہلمان عجلت کے ساتھ بلایا گیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہر کیوہلمان کی پارٹی جو فوجی فتح کے امکان سے انکار کرتی ہے۔ روس کی حالت اور اس کشف سے مدد پہنچائی گئی ہے کہ فرانس میں اس وقت دس لاکھ سے زیادہ امریکن سپاہی موجود ہیں۔ پیرس کے ماہرین جنگ کی رائے ہے کہ جرمنوں کے صرف ۵۵ ریزرو ڈویژن ہیں مقابل میں ۸۰ ڈویژنوں کے جو موسم بہار میں تھے۔ اس لئے وہ امید کرتے ہیں کہ آئیندہ زد بہت محدود محاذ پر ہوگی۔ چونکہ ماسکو میں کاونٹ میرباخ قتل ہو گیا ہے اس لئے یقین کیجاتی ہے کہ جرمن مہم ماسکو کو روانہ ہوگی۔

حضور ویسرائے اپنے ایام گرما میں بھوپال اور اندور کا دورہ کرینگے۔

مہاراجہ سکیت نے جنگی مقاصد سے ۲۵ خچر دیئے ہیں جو بالکل تیار اور مسلح ہیں۔

امریکہ کا پریسیڈنٹ ولسن پاکٹ ٹسٹمنٹ لیگ کا ممبر بن گیا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

مقدس پولس رسول کا فلسفہ

محاسن بینی یا اپٹیمزم

جب ہم پولس رسول کی زندگی اور اُس کے کام اور کلام کا فلسفیانہ مطالعہ کرتے ہیں تو ہم اس کو ہر سمت سے مخالفتوں۔ مشکلات۔ خطرات کلیساؤں کی فکروں اور کام کے بڑے وسیع کھلے ہوئے دروازوں سے گھرا ہوا پاتے ہیں۔ وہ اپنے مالک اور نجات دہندے اور اُستاد کی مثل صلیب پر کھنچا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ دکھوں اور تکالیف کی ہولیں اس کے جسم اور جان میں ایسی لگی ہوئی تھیں کہ وہ ایک خط میں بے محابہ یوں بول اٹھا کہ "آگے کو مجھے کوئی تکلیف نہ دے کیونکہ میں اپنے جسم پر یسوع کے داغ لئے پھرتا ہوں"۔ مگر باوجود ان سب کے اُس کا ایمان امید اور محبت کو مطلق جنبش نہ ہوئی۔ بے شمار روکاٹیں اور بے دل کر دینے والے واقعات اُس کو محصور کئے ہوئے تھیں۔ جو ایک معمولی انسان کو سراسیمہ اور پریشان کر دینے کے لئے کافی تھیں۔ ان سب پر طرہ یہ تھا کہ بعض لوگوں نے اُس سے بیوفائی کی۔ اُس کو ایسے آدمیوں سے آکر مقابلہ پڑا تھا جو اُسے پھنسانا چاہتے تھے۔ مثلاً سکندر ٹھٹھیرا جس کی بابت وہ کہتا ہے کہ "سکندر ٹھٹھیرے نے مجھ سے بہت برائیاں کیں۔ خداوند اُسے اُس کے کاموں کے موافق بدلا دیگا۔ اُس سے تو بھی خبردار رہ۔ کیونکہ اُس نے ہماری باتوں کی بڑی مخالفت کی"۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ خداوند خود اُس کی فکر کریگا۔ اور اُس سے مضطرب الحال نہیں ہوتا۔ بلکہ صبر سے اُس کی برداشت کرتا اور تیمتھیس کو بھی اُس سے متنبہ کرتا ہے۔ وہ خطرات اور مشکلات کو دور سے دیکھ کر بیزار نہیں ہو جاتا ہے کیونکہ وہ سب اُس کی نظر میں شکست یابی کا باعث نہ تھیں۔ بلکہ اس کو اُس کے کام میں امداد کا موجب تھیں۔ چنانچہ ایک مرتبہ اس نے یہ کہا۔ کہ "میرے لئے ایک وسیع کارآمد دروازہ کھلا ہے۔ اور مخالف بہت سے ہیں"۔ مخالفتیں اس کو کام کے مفید موقعے دیتی تھیں۔ وہ برائی سے بھلائی نکال لیتا تھا۔ اور کام میں زیادہ مستعدی حاصل کرتا تھا۔ اور عمدہ نتائج کی امید کرتا تھا۔ مزید برآں تمام کلیسیاؤں کی فکر ہر روز اُس پر دباؤ ڈالتی رہتی تھیں۔ مگر وہ اُن سے ہراساں نہ ہوا کرتا تھا۔ بلکہ اور ہمت اور قوت پاتا تھا اور اُس قرض کو ادا کرنے پر تیار اور خوش ہوتا تھا۔ جو یہودیوں اور غیر قوموں کی نجات کے بارے میں اُس کے ذمہ تھا

بعض اوقات ایسا ہوا کرتا ہے کہ ہم کام کی کثرت سے گھبرا اُٹھتے ہیں۔ کام کی کثرت دیکھ کر اکثر ہماری حالت ایسی ہو جاتی ہے۔ گویا کہ پہاڑ سر پر آپڑا ہے۔ اور بعض اوقات اُن سے دق آکر اُن کو چھوڑ بھی بیٹھتے ہیں۔ مگر پولس رسول ایسا نہ تھا۔ کام کی کثرت سے اُس کا حوصلہ اور زیادہ بڑھ جاتا تھا۔ چنانچہ وہ کہا کرتا تھا کہ "مسیح کے وسیلہ سے میں سب کچھ کر سکتا ہوں"۔ وہ بارہا خطرات میں بھی پڑتا رہا چنانچہ جب وہ روم کو جا رہا تھا تو جہاز کے ٹوٹ جانے کے خطرہ میں پڑ گیا تھا۔ اس وقت ان لوگوں کی بے قراریوں اور ڈر اور مایوسی کا پولس رسول کی بڑے اطمینان طبیعت کے ساتھ مقابلہ کرو۔ اُس کی ان تسلی دہ باتوں اور پُر امید کلام کو دیکھو جو اُس نے اپنے خوف زدہ مسافروں سے کیا۔ اُس نے موت کے اندر زندگی اور خطرات کے اندر سلامتی دیکھیں اور نصیحت دے کر کہا "خاطر جمع رکھو کیونکہ تم میں سے کسی کی جان کا نقصان نہ ہوگا"۔ اور جب وہ روم میں پہنچایا گیا تو تنہائی اور بے حرمتی میں رہا۔ اس کے تمام دوست بزدل اور ڈرپوک تھے۔ وہ یہ نہ چاہتے تھے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ اُس کے دوست ہیں تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس سبب سے اُن پر بھی بلا آپڑے۔ چنانچہ وہ کہتا کہ "میری پہلی جواب دہی کے وقت کسی نے میرا ساتھ نہ دیا بلکہ سب نے مجھے چھوڑ دیا۔ کاش کہ اُنہیں اس کا حساب دینا نہ پڑے"۔ لیکن وہ اس سے ہراساں نہ ہوا۔ دیکھو وہ کیا کہتا ہے "مگر خداوند میرا مددگار تھا۔ اور اُس نے مجھے طاقت بخشی تاکہ میری معرفت پیغام کی پوری منادی ہو جائے اور سب قومیں سن لیں"۔

پس ہم مذکورہ بالا مختصر بیان سے دیکھتے ہیں کہ پولس رسول کا گذر کیسی دشوار گذار گھاٹیوں اور پُر خار راہوں اور سخت چٹان والے پہاڑوں میں سے ہو کر ہوا۔ مگر ہر موقع اور ہر وقت اور ہر واقعہ کو وہ محاسن بینی ہی کی نظروں سے دیکھتا رہا۔ اُس کی یہ محاسن بینی نہ تو اُس کے اندر تشنج پیدا کر دیتی تھی اور نہ ہی وقفے کے ساتھ کبھی کبھی اس کے اندر پیدا ہوا کرتی تھی۔ بلکہ دائمی اور مستقل تھی۔ یہ اُس کا جزو جان اور طبیعت ثانی ہو گئی تھی۔ یہ اس کی زندگی کا وہ کرہ تھا جس میں وہ زندگی بسر کرتا تھا۔ اور مشغول کار رہا کرتا تھا۔ خواہ اس کرہ میں موسم موزوں ہوتے خواہ غیر موزوں۔ اُس کا بار خواہ

ہلکا ہوتا یا بھاری - خواہ اُس کو دوستوں سے معاملہ پڑتا خواہ دشمنوں سے - خواہ غم اُس کا بجرو ہوتا خواہ خوشی - وہ ہمیشہ یہی کرتا تھا کہ ہم اُمید ہی سے بچ گئے ہیں۔"

مسیح خداوند دُنیا کا نور ہے

خداوند مسیح نے اپنی زمینی زندگی میں ایسے ایسے دعوے کئے جو کسی فرد بشر نے کیا کسی فرشتے نے بھی پیدائش عالم کے وقت سے لیکر آج تک نہیں کئے - اور نہ صرف دعوے ہی کئے بلکہ اپنی باتوں کاموں اور چال چلن سے اُن کو حق ثابت بھی کر دیا - اُن دعووں میں سے ایک یہ ہے کہ "میں دُنیا کا نور ہوں" - اس پر ایک متشکک فیلسوف سٹراوس نے یہ کہا ہے کہ "اگر کسی مسیح نے بلا اس امتیاز کے کہ وہ حقیقی معنی میں خدا انسان (گاڈمین) ہے - اپنے آپ کو دنیا کا نور کہا ہوتا تو بیوقوف ہوتا" مگر فی الحقیقت وہ خدا انسان تھا ہی - وہ اس امر کا احساس اور علم اپنے اندر رکھتا تھا - اور ہر طرح سے اُس نے اُس کا ثبوت دنیا کو دیا اور یوں جس قدر اُس کے دعوے تھے وہ پایہ ثبوت کو پہنچ چکے اُس وقت سے آجتک کروڑوں بنی نوع انسان کی نجات کا باعث ہوئے - نور یا روشنی آفتاب کو ظاہر کر دیتی ہے جس کو "نہ تو کسی نے دیکھا اور نہ ہی دیکھ سکتا ہے" لیکن چونکہ نور آفتاب کے اندر سے نکلتا ہے - اور اس کی ذات میں موجود ہے - اس لئے اُس کی روشنی اُس کی (آفتاب کی) تمام زمینی خدمات اور اس کے ذاتی خواص کو ظاہر کر دیتی ہے - اسی نہج سے خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا - باپ کے اکلوتے بیٹے نے اُسے بتا دیا۔ خدا جس نے نور کو تاریکی میں سے چمکایا ہی ہمارے دلوں میں چمکتا ہے - تاکہ یسوع مسیح کے چہرہ میں خدا کے جلال کے عرفان کا نور بخشے کیا کوئی اور شے سوائے آفتاب کے تجزیہ کر سکتا ہے - جو آفتاب کو ظاہر کرے - اور ہم اُس کو دیکھ سکیں؟ اور کیا کوئی ایسی شے بتائی جا سکتی ہے جو اُن خدمات کو بجا لا سکے جن کو آفتاب اپنے نظام شمسی کے ہر جزو و کل کی کرتا ہے؟ لاریب ہم آفتاب کی بابت اپنے آباؤ اجداد کی بہ نسبت بہت کچھ جانتے ہیں مگر اُس کی وجہ صرف یہی ہے کہ ہم نے اُس کی روشنی کا مطالعہ بہت ہی عمیق نظری اور وسعت کے ساتھ کیا ہے - اور اُن فوائد سے بخوبی واقفیت رکھتے ہیں - ایکس ریز کو کسی شخص نے ایجاد نہیں کیا بلکہ صرف دریافت کیا ہے - کیونکہ وہ سورج کی روشنی میں بنائے عالم کے وقت سے موجود ہے بس اگر ہم نور سے علیحدہ ہو جائیں تو مسیح سے دور جا پڑینگے تاریکی میں چلنے والے ہونگے اور اُس آفتاب کو نہ دیکھ اور نہ ہی اُس سے فائدہ اُٹھا سکینگے - جس کا نور مسیح ہے -

---

رولینگ ایلڈروں کی تعلیم و تربیت

قاعدہ ہے کہ جبتک کسی خاص فن یا ہنر میں کسی کو تعلیم نہ دیجاوے - اور اُس کی اُس میں تربیت نہ کیجائے تب تک کوئی شخص خواہ وہ کتنا ہی عالم فاضل کیوں نہ ہو اُس کام کو عمدگی کے ساتھ ہرگز نہیں کر سکتا یہ ایک قدرتی اصول اور روزمرہ کا تجربہ ہے - اسی سبب سے لوگ کسی یونیورسٹی کے گریجوایٹ ہونے کے باوجود بھی متفرق صیغوں میں تعلیم دیئے جاتے ہیں - مثلاً طبی تعلیمی - انجنیری وغیرہ صیغوں میں اسی طرح جب تک کسی سیمنری کے گریجوایٹ کو فن پاسبانی یا کسی کو فن رولینگ ایلڈر کی تعلیم نہ کیجائے تب تک وہ اپنے فرائض کو بوجہ احسن ادا نہیں کر سکتا - اسی کام کے متعلق ایک امریکن اخبار میں امریکہ کے کسی مسٹر ایچ پی فورڈ نے ایک نوٹ شائع کیا ہے - وہ کہتا ہے کہ میں اس پر ایک بات سے ہمیشہ خوش ہوں جو ایلڈر کے کام کو اس کے معراج تک پہنچا دے - مجھے خوف ہے کہ بحیثیت ایک جماعت کے ہم اپنی بہت سے مرتون کو خدمت کے کام میں صرف نہیں کرتے - میرا ایمان یقین یہ ہے کہ اس کا زیادہ سبب یہی ہے کہ جیسا قاعدہ ہے ہمارے پاسبان ایلڈروں کو جیسا کہ انہیں ہونا چاہئے اپنے سشین کے ممبروں کو ٹرین کرنے (تربیت دینے) کی تکلیف گوارہ نہیں کرتے۔

ایلڈر اکثر کام کرنے پر راضی اور تیار تو ہوتے ہیں - مگر اُن میں سے بہتوں کو اس کام کا تجربہ نہیں ہوتا - اور لازم ہے کہ اُن کو تعلیم دیجائے - کہ وہ کیا کریں اور کس طرح کریں - بہت کم پاسبان ایسے ہیں جو اپنی کلیسیا کے ممبروں کے معائنہ و ملاقات کے لئے اپنے ایلڈروں کو ہمراہ لیجاتے یا اپنی جگہ اُن کو اس کام پر بھیجتے ہوں اور شاذو نادر ہی اُن کو کسی خاص کام کے لئے مقرر اور معین کرتے ہوں - میں یقین کرتا ہوں کہ آپ کا یہ مقولہ بالکل درست ہے کہ "بالعموم کلیسیا وہی کچھ ہے جو کہ اُس کے ایلڈر اُسکو بنا دیتے ہیں" یہ بھی اکثر ہوا کرتا ہے کہ سارا بوجھ اور الزام پاسٹروں پر ہی ڈالدیا جاتا ہے - خوش قسمتی سے اپنے ابتدائی مسیحی کام کی تعلیم میں نے لیڈروں کے شہزادہ ڈاکٹر جے - آر - ملر کے ماتحت رہ کر حاصل کی ہے - جس کا دستور العمل یہ تھا کہ ہر سمت سکول سیشن کے بعد وہ نوجوانوں کو چھوٹے چھوٹے گروہوں میں کر کے بھیجدیا کرتا تھا - تاکہ وہ بیماروں اور عمر رسیدہ لوگوں کے



گھروں میں جاکر گیت گایا اور دعائیہ خدمت کیا کریں۔ جب میں ڈیکن کے عہدہ کے لئے منتخب ہوگیا تو اس تربیت سے میں اُس عہدہ کے لئے بالکل تیار کر دیا گیا تھا۔ اور بعد ازاں جب میں ایلڈر بن گیا۔ تو اپنی کلیسیا کے لوگوں کے معائنہ کا کام جاری رکھا۔ خصوصاً جو کسی قسم کے دکھ و رنج میں مبتلا ہوتے تھے۔ میرے لئے طبعی اور آسان ہوگیا تھا۔ اور اگر میں خود جانہ سکتا تو انہیں بڑی نرمی اور ہمدردی کے ساتھ خطوط لکھ سکتا تھا۔ اس طور پر بہت سے خاندان اپنی کلیسیائی اطاعت ہمارے کارندوں کے ذریعہ سے برابر کرتے رہتے تھے۔ جو کسی اور طرح اس سے بالکل منحرف ہو جاتے ہیں۔ اس نئی ضرب المثل کو بڑی دلیری کے ساتھ زبان پر لاسکتا ہوں کہ جن لوگوں سے اُن کی کلیسیا کے افسروں نے غفلت کی اس کے یہی معنی ہے کہ اُس کلیسیا سے اس کے لوگوں نے غفلت کی۔

یہ پاسبانی مرض امریکہ کی کلیسیاؤں میں جیسا کچھ ہے اُس سے وہاں کے لوگ ہی واقف ہیں۔ ہم اُن کا اندازہ اس قدر دور بیٹھے لگا نہیں سکتے۔ مگر ہندوستان کی مسیحی کلیسیاؤں میں یہ مرض شدت سے پھیلا ہوا ہے اور بعض کلیسیاؤں کے لئے اگر مہلک نہیں تو درد انگیز اور کمزور کر دینے والا تو ضرور ثابت ہوا اور ہو رہا ہے۔ ہندوستانی کلیسیاؤں کی ترقی اور بہبودی کے لئے پاسٹروں اور ایلڈروں کو اُن کے فرائض ادا کرنے کی عملی تعلیم دیئے جانے کا ضرور بندوبست مشن کی طرف سے ہونا چاہئے۔ یہ تعلیم و تربیت کلیسیائی سلف گورنمنٹ کی جان اور روح رواں ہے۔

سرکاری مراسلہ۔ جائنٹ سکرٹری پنجاب

بیلٹس کمیشن مظہر ہے کہ صاحب اکونٹنٹ جنرل پنجاب کو اطلاع پہنچی ہے کہ پھٹے ہوئے یا میلے ایک روپیہ کے نوٹ بازار میں نہیں چلتے۔ اس لئے تمام افسران خزانہ و ایجنٹان بنگال بنک لاہور و امرتسر کے نام ہدایت جاری کی گئی ہے کہ لوگوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے اس امر کا انتظام کیا جائے کہ پھٹے ہوئے یا میلے ایک روپیہ کے نوٹ جس خزانوں اور ضلعوں میں پہنچیں اُن کو فوراً بدل کر اُن کی جگہ ستھرے اور پورے نوٹ جاری کئے جاویں۔ اور کوئی پھٹا ہوا یا میلا نوٹ پبلک کو نہ دیا جاوے۔

مین پوری کلیسیا کے پاسٹر صاحب کے نوجوان فرزند کی وفات

یہ سرائے فانی ہے اور دو دن کی کہانی ہے۔ نہ یہاں کوئی رہا ہے نہ کوئی رہیگا۔ آخر سب نے یہاں سے جانا ہے۔ مگر جب بچے پختگی سے پیشتر ہی بذریعہ موت اپنے عزیز والدین کو داغ جدائی لگا جاتے ہیں۔ اُن کی اور اُن کے والدین کی بابت کیا کہا جائے۔ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ حال ہی میں ہمیں یہ سن کر بڑا افسوس ہوا اور قلق گذرا کہ مین پوری کی کلیسیا کے پاسبان پادری جے مکلین کا چھوٹا صاحبزادہ جس کی عمر ابھی ۱۷ سال ہی کی ہوئی تھی اور جس کا نام جارج الگزنڈر مکلین تھا۔ بعارضہ بخار بیمار ہو کر اپنے آسمانی باپ کی گود میں جا بیٹھا اور زمینی والدین کو غم و الم میں چھوڑ گیا۔ ہمیں پادری صاحب اور اُن کی میم صاحبہ اور دیگر اقارب سے بڑی ہمدردی ہے۔ ہم بھی اُن کے غم میں شریک ہیں۔ خدا اُن کو اپنی روح پاک سے تسلی فرماوے۔ یہ ہونہار نوجوان بانس بریلی میں بعہدہ کانفیڈینشل کلرک کے کلکٹر صاحب بریلی کے پاس بمشاہرہ ساٹھ روپیہ ماہواری ملازم تھا۔ اور آئندہ ترقی کی بڑی امیدیں تھیں۔ والدین کی آنکھیں اس پر لگی ہوئی تھیں۔ مگر خدا باپ کو یہی منظور تھا کہ اُس کو اپنے پاس بُلا لے۔ پادری صاحب موصوف اُس کی اس آسمانی بلاہٹ کو ایک خاص معجزہ تصور کرتے ہیں۔ وہ آسمانی وطن کو جانے کے لئے بالکل تیار تھا۔ اور کسی طرح سے اس نے یہاں سے رخصت ہونے میں نارضامندی ظاہر نہ کی۔ بلکہ خوشی اور رضامندی سے بار بار یہی کہتا رہا۔ کہ "میں باپ پاس جانے کو تیار ہوں" اور اس کے علاوہ بہت سی تسلی آمیز باتیں کہتا ہوا آخر کو گڈ بائی کہکر اور اپنے والدین کو بوسہ دے کر اپنے آسمانی وطن کو روانہ ہوگیا۔ اس نوجوان کی کیسی عمدہ اور مسیحیانہ وفات واقع ہوئی جس سے ہم کو بڑے بڑے سبق حاصل ہو سکتے ہیں۔ اے خداوند! ہمیں ہمارے عمر کے دن گننا سکھا تاکہ ہم دانا دل حاصل کریں۔

لٹل انڈیا اس نام کا ایک مسیحی مدرسہ حال ہی میں الہ آباد میں پادری جے بسی منیری ایم۔ اے سپرنٹنڈنٹ کے زیر اہتمام کھولا گیا ہے۔ جس کے وارڈن مسٹر ڈی ایچ۔ بکنہ۔ بی۔ اے۔ ایل ٹی ہیں۔ جہاں پرائمری اور ہائی سکول میں مسیحی طلبا کے ایک ہوسٹل۔ بڑے لڑکوں کے لئے بوائے سکاوٹ کی ایک جماعت ہے۔ چھوٹے لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کنڈرگارٹن کلاسیں ایک امریکن لیڈی کے زیر اہتمام ہیں۔ ایک سند یافتہ ڈاکٹر میم صاحبہ ہوسٹل میں لڑکوں کے علاج معالجہ کے لئے رہتی ہیں۔ زمین کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے لڑکوں کو الگ الگ دیئے جاتے ہیں تاکہ باغ کا کام بھی سیکھیں اس کے ذریعہ اور کچھ اور وسائل سے لڑکے اپنی پاکٹ منی (جیب خرچ) پیدا کرتے

ہیں۔ اور یوں وہ پیسہ کی قدر کرنا سیکھتے ہیں۔ ہوسٹل کے انتظام کے صلاحکاروں میں پروفیسر جے۔ ڈی طالب الدین گورنمنٹ ٹریننگ کالج اور پروفیسر سی۔ ڈی ٹامسن ایونگ کرسچن کالج شامل ہیں۔ صرف ہوسٹل کے لڑکوں کے لئے ایک بہت بڑا میدان کھیل کود کے واسطے ہے۔ ہر ایک لڑکے کو تیرنا سکھانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مسیحی طلبا کے لئے بائبل کلاسوں کا انتظام علیحدہ کیا گیا ہے۔ سٹڈی کا اچھا بندوبست ہے۔ فیس معقول ہے۔ سوپرنٹنڈنٹ صاحب کی بڑی آرزو ہے کہ لڑکوں کے والدین یا رشتہ دار اور تمام صاحبان جو ٹیل انڈیا سے دلچسپی رکھتے ہیں جب وہ الہ آباد آئیں تو یہاں تشریف لا کر ہوسٹل ملاحظہ فرماویں۔ جمعہ کا دن ۲ سے ۶ بجے تک احباب کے لئے مخصوص ہے۔ مزید حالات سوپرنٹنڈنٹ صاحب سے دریافت کیجئے۔ اگر سوپرنٹنڈنٹ صاحب مفصل دستور العمل وغیرہ ہمارے پاس بھیجدیں تو ہم براہ رفاہ عام بخوشی شائع کرینگے۔

اس پر ہماری رائے

اگرچہ کسی امر میں اس کے نتائج سے پہلے رائے قائم کرنا قبل از وقت اور مشکل کام ہے۔ تو بھی کسی کام کے مدعا اور مقاصد۔ اور انتظام اور ترتیب اور اس کے کارکناں کی لیاقتوں اور قابلیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کسیقدر نتیجہ نکالنا بعید از قیاس اور معقولیت سے خالی نہیں ہوتا۔ سلیمان کے اس قول کو زیر غور رکھتے ہوئے کہ "لڑکے کو اس راہ میں کہ جس میں جانا ہے سویرے تربیت کر۔ کیونکہ جب وہ بوڑھا ہوا تو وہ اس راہ سے نہ مڑیگا۔" (امثال ۲۲: ۶) "وہ جو اسے پیار کرتا ہے سویرے اُس کی تادیب کرتا ہے۔" (امثال ۱۳: ۲۴) یہ امر نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کو ان کی زندگی کے عین ابتدائی مراحل ہی میں ہر نیک امر کی تربیت اور تادیب کرنا لازمی ہے۔ اور تربیت و تادیب کے مختلف طریقوں میں سے ایک نہایت مفید اور احسن طریقہ یہ ہے کہ اُن کو لڑکپن ہی میں اتالیقوں اور اُستادوں کے حوالہ کر دیا جائے۔ اُستادوں اور اتالیقوں کا انتظام اکثر مسیحی جماعتوں میں مختلف مقامات پر موجود ہے منجملہ اُن کے ایک وہ ہے جس کا ذکر ہم اوپر کر آئے ہیں۔ مذکورہ بالا بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کے لئے ہر طرح کا انتظام حتی المقدور خاطر خواہ کیا گیا ہے۔ ہندوستانی مسیحیوں کے لئے یہ انسٹیٹیوٹ برائے آزمائش کھلا ہے۔ ہر ایک اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ ایسا ہی ایک ہوسٹل سینٹ جانس کالج آگرہ کے متعلق بھی ہے۔ مگر شاید وہ زیادہ بڑے لڑکوں کے لئے ہے۔ اور یہ بچوں کے لئے جیسا کہ اس کے نام ٹیل انڈیا سے مترشح ہوتا ہے۔ بہر حال اُس کو آزمانا اور دیکھنا ہم ہندوستانی مسیحیوں کا فرض ہے۔

وقت کی تیز رفتاری

جب تک کہ ہمارا آخری وقت نہ آجائے یعنی وہ لمحہ نہ آجائے جس میں ہماری فانی ہستی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تب تک ہم وقت کی قلت یا اختصار کو سمجھ نہیں سکتے۔ مگر یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ وقت ہی ہماری زندگی ہے اور اُس کا گذرتے جانا ہماری موت ہے۔ دراصل جس وقت ہم زندہ رہنا شروع کرتے ہیں اُسی وقت سے ہمارا مرنا شروع ہو جاتا ہے۔ یا بہ الفاظ دیگر ہماری موت کا سلسلہ ہی ہماری زندگی کہلاتی ہے۔ ہم اکثر اسباب کو بھول جاتے ہیں کہ وقت کا گذرتے رہنا ہی ہماری زندگی کا گذرتے رہنا ہے کسی نے کیا سچ کہا ہے

عزیز واسکو نہ گھڑیال کی صدا سمجھو
یہ عمر رفتہ کی اپنی صدائے پا سمجھو

جب تک کہ ہماری رگوں میں گرم خون اور اُس کی طاقت جاری ہے اور جب تک کہ پوری خوشی اور خرمی ہمارے جسم و جان کو زندہ اور متحرک رکھتی ہے۔ جب تک کہ ہماری زندگی کے ایام کوئی جھٹکا دینے والے اور درد انگیز حالات وقوع میں آکر ہماری توجہ کو اپنی طرف نہیں کھینچتے۔ تب تک ہم اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ ہم دلدل میں دھنسے ہوئے نہیں ہیں بلکہ پھسلتے ہوئے چلے جا رہے ہیں جیسے آدمی برف پر سے۔ اگرچہ ہمیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ہم وقت کی دھارا میں بہے چلے جا رہے ہیں

امریکن بائبل سوسائٹی کا کام میدان جنگ میں

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے موجودہ جنگ میں شریک ہوتے ہی امریکن بائبل سوسائٹی نے بائبل عہد جدید۔ امثال کی کتاب زبور کی کتاب اور یوحنا کی انجیل کی خاص مطبوعات تیار کریں تاکہ سپاہیوں اور ملاحوں کی خاص ضروریات کو رفع کرے۔ ان مطبوعات کی جلدیں خاکی یا خاکی رنگ کے کپڑے کی باندھی گئیں یا نیلا کپڑا یا کسی اور رنگ کا کپڑا حسب ضرورت جلد سازی میں مستعمل ہوا ہے۔ ان تمام مطبوعات کی کل جلدوں میں ایک صفحہ تو اُن کے ناموں پتہ اور کام درج کرنے کے لئے چھوڑا گیا ہے جبکہ کوئی جلد دیجائے اور دوسرا صفحہ یادداشت کے لئے مخصوص ہے۔ سنہ ۱۹۱۷ء کی یکم مئی سے ۳۱ دسمبر تک اس سوسائٹی نے فوجی اور بحری خاص مطبوعات کی ۱،۳۳۷،۴۹۳ جلدیں بھیجیں ✣

(ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ وار نہیں)

مشن ہائی سکول راولپنڈی و جنگ یورپ

قریب عرصہ چار سال کا گذرا ہے کہ دنیا میں شاہ جرمن نے غرور اور گھمنڈ میں آکر سخت مصیبت ڈال رکھی ہے جس میں کہ ہماری سرکار عالیہ بھی بدیں غرض کہ انصاف کا خون نہ ہو شامل ہے۔ اور اسی وجہ سے تمام رعایا و شاہ ہر دو پر تکلیف ہے۔

ہم خدا کے اور اپنی گورنمنٹ عالیہ کے بڑے شاکر ہیں کہ جس کے سایہ میں باوجود اس قدر بھاری جنگ کے بھی جس نے کہ دنیا میں تہلکہ مچا رکھا ہے۔ ہم بآرام زندگی گذار رہے ہیں۔ اپنی نیند سوتے اور جاگتے۔ اپنی مرضی کے موافق کھاتے و پیتے اور دیگر کاروبار بدستور کر رہے ہیں۔ اگرچہ جنگ عظیم کے اثر سے گذارہ بہت مشکل و دشوار ہو گیا ہے۔ لیکن پھر بھی بمقابلہ دیگر ممالک ہم آرام سے ہیں ہم یہ دیکھکر بڑے خوش ہیں کہ اس آرام کے عوض میں کس طرح سے ہمارا ملک حصہ لے رہا ہے۔ آدمیوں روپیہ و دیگر ہر قسم کی ضروریات سے جو کہ ہماری مہربان اور ہمدرد گورنمنٹ کے لئے ضروری ہیں۔ رعایا نے کوئی دریغ نہیں کیا ہے۔ اور نہ ہی کر رہی ہے۔ اور امید ہے کہ تمام رعایا اسی طرح سے آگے قدم بڑھاتی جائے گی۔ دعا ہے کہ خداوند شہنشاہ کی حمایت میں رعایا کو اسی طرح بڑھنے اور مدد دینے کی توفیق بخشے۔

ہر ایک محکمہ و ہر قسم کے لوگوں نے اس جنگ میں حصہ لیا ہے۔ اور لے رہے ہیں۔ چنانچہ ہندوستان (پنجاب) کے سکولوں اور کالجوں نے بھی اس کام میں حصہ لینے سے اور مدد کرنے سے بیدریغی نہیں کی ہے۔ بعض سکولوں اور کالجوں سے اُستاد۔ بعض سے طلبا۔ بحیثیت کلرک و سپاہی شامل ہوئے ہیں لیکن بہتوں نے اپنے روپیہ پیسہ سے اس کام میں حصہ لیا ہے۔ چنانچہ ہمارے سکول نے بھی جب سے کہ جنگ شروع ہوا۔ ذیل کے موقعوں پر حصہ لینے کا فخر حاصل کیا ہے۔

(۱) ہوائی جہازوں کے فنڈ میں	[illegible]
(۲) امپیریل وار فنڈ میں	[illegible]
(۳) آرڈوے فنڈ میں	[illegible]
(۴) اندھے سپاہیوں اور جہاز رانوں کے فنڈ میں گذشتہ سال	[illegible]
(۵) اندھے سپاہیوں اور جہاز رانوں کے فنڈ میں امسال	[illegible] ۸ ر ۶ پائی
(۶) وار لون فنڈ میں گذشتہ سال	الف ۱۰۰۰
(۷) وار لون فنڈ میں امسال۔	[illegible]
کل میزان	[illegible] ۸ ر ۶ پائی

مذکورہ بالا فنڈز میں ہیڈ ماسٹر صاحب سے لیکر لڑکوں تک تمام نے کشادہ دلی سے حصہ لیا ہے۔ خصوصاً امسال اندھے سپاہیوں اور جہاز رانوں کے فنڈ میں چندہ دینے میں طلبا نے بہت دلچسپی لی ہے فنڈ کا مقصد اور مدد کی وجوہات مفصل طور پر طلبا کے سامنے بیان کیگئیں جن کو سمجھ کر اور ضرورت کو محسوس کر کے لڑکوں نے چندہ دیا۔ طلباء میں سے ایک نے مبلغ تین روپیہ ایک نے مبلغ دو روپیہ ایک نے مبلغ ایک روپیہ اور بعض نے موازی ۸ ر سے لیکر ایک پیسہ تک اس فنڈ میں بڑی خوشی سے چندہ دیا۔

نہ صرف سکول نے ہی اندھے سپاہیوں اور جہاز رانوں کے فنڈ میں چندہ دیا بلکہ کلیسیا میں فنڈ سے سکول کے سپرنٹنڈنٹ صاحب کیطرف سے بھی انتظام ہوا کہ کلیسیا کے سامنے ایک لکچر دیا جاوے۔ جس میں اندھے سپاہیوں اور جہاز رانوں اور کچھ جنگ کے متعلق نہایت ہی مفصل طور پر اور پُرتاثیر پیرایہ میں لکچر دیا گیا بعد ازاں چندہ اُٹھایا گیا۔ جو کہ منقریب مبلغ تیرہ روپیہ اکٹھا ہوا اور چندہ متذکرہ بالا فنڈ میں خزانچی کی معرفت بھیجا گیا۔

امید ہے کہ تمام سکولوں نے اپنے شہنشاہ معظم کی مدد کے واسطے اس جنگ کے موقعہ پر حصہ لیا ہوگا اگر نہیں تو امید ہے کہ ہر ایک سکول اور کلیسیا ضرور ایسے موقعہ پر اپنے روپیہ پیسہ سے نہایت گرمجوشی سے حصہ لیں گے۔ اخیر میں التماس ہے کہ ہم سب اپنے شہنشاہ معظم کی نصرت و درازی عمر کیواسطے خدا سے دعا کرتے رہیں۔ از قلم خاکسار۔ وریام مسیح بائبل ٹیچر

خداوند کا پیغام

برادران و بزرگان میری ساری باتیں آج کے دن نہایت غور و فکر کرنے کے لائق ہیں۔ ان میں سے ایک بھی نظر انداز کرنے کے لائق نہیں۔ آپکو یاد ہوگا کہ خداوند جلد آنے والا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کے آنے سے پہلے سب کچھ صاف اور درست ہو جائے۔ ہر ایک کمی اور کمزوری کلیسیا میں سے بالکل جاتی رہے۔ اس آخری زمانہ میں آپ کو خداوند ایک ضروری پیغام دیتا ہے۔ کہ **اس کے سبت کی محافظت کرو** سبت کی قدر و منزلت گن اور خوبیوں کی بابت خدا کے کلام سے آپ سب بخوبی جانتے ہیں کہ خدا اُس کی کتنی پرواہ کرتا ہے اگر کوئی اُس کو باقاعدہ مانتا ہے تو اس کو عزت۔ آرام اور فراوانی عطا کرتا ہے یرمیاہ ۱۷: ۲۱-۲۶ اور حزقی ۲۰: ۱۲ و یسعیاہ ۵۸: ۱۳ و ۱۴۔ اگر کوئی اس کی تحقیر کرتا ہے تو کسقدر ذلت اور خواری اس کو ملتی ہے۔ یرمیاہ ۱۷: ۲۷ نحمیاہ ۱۳: ۱۸۔ آجکل بہت سے گمراہ آدمی کلیسیا میں پیدا ہو گئے ہیں جو کہتے ہیں کہ جو عزت سبت کی پہلے آ

ہیں حتیٰ وہ آجکل نہیں ہے۔ بغیر خدا کے کلام کے ثبوت کے یہ کیسی ہولناک اور خطرناک بات ہے۔ وہ خدا کی مہربانی اور برداشت کی مہلت کی کثرت کو حقیر جانتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ خدا کی مہربانی اس مقصد سے ہے کہ تو توبہ کیطرف مایل ہو جائے۔ برعکس اس کے تو اپنے سخت اور بے توبہ دل سے اس دن کی خاطر جس میں قہر اور خدا کی عدالت حق ظاہر ہوگی اپنے لئے غضب جمع کرتا ہے انسان پر جو فسادی ہیں اور سچائی کے تابع نہیں ہوتے۔ بلکہ ناراستی کے تابع ہیں قہر اور غضب ہوگا۔ رومیوں ۲: ۴- ۸- خداوند کے زمانہ میں بھی سبت کی وہی عزت ہے کہ سبت انسان کے لئے ہے مرقس ۲: ۲۷- ناظرین و دیگر صاحبان غور کیجئے کہ یہ پیغام آپ کے لئے ہے یا نہیں۔ لیجئے آپ خدا کے سبت کے کیسے فکرمند یا بے فکر۔ اگر آپ کی زندگی میں سبت کے بارے میں کوتاہی ہے۔ تو کیا ندکورہ قانون آکو لگایگا۔ اس لئے آپ خود سوچیں اور غور فرماویں کہ پورے طور سے سبت کے ماننے والے ہیں یا بے حرمت کرنے والے۔

بیشک یہ سچ ہے کہ آپ کے گناہوں کی معافی کیلئے خداوند یسوع مسیح موجود ہے اور وہ آپ کا منجی ہے۔ پر اُس کا منجی ہونا یہ نہیں کہ دیدہ و دانستہ گناہ کرتے جائیں رومیوں ۶: ۱- ۱۸ بلکہ اس کا منجی ہونا یہی ہے کہ روز بروز گناہ کی نسبت مردہ اور راستبازی کی نسبت زندہ ہوتے جائیں ہر معلومہ گناہ سے پرہیز کرتے جائیں۔

پیغام جو آپ کے لئے ہے وہ صداقت کی بات ہے۔ جیسے جو عرصہ یا وقت سبت کے لئے مانتے ہیں وہ خدا کے کلام اور خدا کی مرضی کے خلاف ہے۔ جس طرح خدا اپنے کلام کو کم و بیش کرنے کے لئے منع کرتا ہے۔ مکاشفہ ۲۲: ۱۸ و ۱۹ اسی طرح خدا سبت کے وقت کی ابتدا اور انتہا کو کم و بیش کرنے کو پسند نہیں کرتا ہے۔ ہم کو کوئی حق نہیں کہ اُس کو کم و بیش کریں۔ ہم کو کیا ضرورت ہے کہ کم و بیش کریں۔ دنیا کے ابتدا سے لیکر خداوند اور رسولوں کے زمانہ تک یہودیوں کی ابتدا اور انتہا ایک شام سے دوسری شام تک ہے دیکھئے پیدایش کی کتاب ۱: ۵ وغیرہ وغیرہ اور احبار ۲۳: ۳۲- اسی طرح سبت کی ماننا ایک شام سے دوسری شام تک ہوتی رہی۔ تو کیا ضرورت ہے کہ آدھی رات سے دوسری آدھی رات تک سبت مانا جائے جس کا آجکل کثرت کے ساتھ رواج ہے۔ مناسب تھا کہ دنیا کے لوگ ہمارے اور ہمارے خدا کے پیچھے پیچھے آتے اور خدا کے کلام کی پیروی کرتے پر ہوا اُلٹا ہورہا ہے کہ کلیسیا دنیا کے پیچھے جاتی اور خدا کے حکم اور خدا کے کلام کی کوتاہی کرتی ہے آدھی رات سے آدھی رات تک سبت ماننا خدا اور بائیبل کا قاعدہ اور طریقہ نہیں بلکہ دنیا کا طریقہ ہے جس کو ہم آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ بیتادا جب اور گناہ ہے کیونکہ اس طرح سبت کے پہلے چھ گھنٹے ناپاک کئے جاتے اور سبت بجائے ۲۴ گھنٹے کے ۱۸ گھنٹے رہ جاتا ہے۔ اور باقی چھ گھنٹے اگلے دن یعنی سوموار کے جن میں آپ نے فراغت کرکے آرام نہیں کیا اور اُس کو مقدس نہیں ٹھہرایا اور اُس کو برکت نہیں دی شامل کئے جاتے ہیں۔

بزرگان و برادران یہ قاعدے کی بات ہے کہ اگر کوئی سچائی سے غلطی سے گمراہ ہو جائے۔ تو کیا وہ اس سچائی کو آسانی سے قبول نہیں کرتا بلکہ غصہ ہو جاتا۔ اور بےعزت کرنے اور مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ خداوند کی زندگی اور پولوس کی زندگی کے ساتھ یہودی یہی سلوک کرتے تھے۔ کیا آج آپ میرے ساتھ بھی یہی سلوک کرینگے یا سیدھے اور سادے دل سے خداوند کے پیغام کو قبول کرینگے۔ دنیا اور شیطان کی پرواہ نہ کرنا زبور ۲۶: ۱- ۳ جس طرح خدا کے کلام میں سہو سے کئی الفاظ اور جملے گذرے زمانہ میں داخل ہو گئے اور بزرگوں نے اُس کی اصلاح کی اور ہم نے مان لیا۔ اسی طرح سبت کی ابتدا اور انتہا کی سہو دور کرکے صحیح طور سے سبت ایک شام سے دوسری شام تک مانا جائے اور ساری کلیسیا میں جاری کیا جائے۔ خاکسار۔ خادم این۔ ایم واعظ۔

استفسار پر التماس

مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۱۸ء کے اخبار نور افشاں صفحہ ۱۰ کالم ۲ میں بھائی وائی۔ آر۔ مردان صاحب نے ایک چھوٹا سا مختصر مضمون بعنوان التماس ہماری امداد کرنے کے لئے استفسار کے متعلق لکھا کہ دانی ایل ۷: ۲۵ آیت میں جو مدت اور مدتیں اور آدھی مدت کا تذکرہ ہے وہ اب ہزار دو سو ساٹھ برس بتاکر ہم نے اسی صفحہ ۱۰ کالم ۲ میں کیا ہے نہیں۔ بلکہ دن ہی ہیں یعنی ۳½ برس ہیں جس کی بابت پادری اولسن صاحب نے ایک کتاب بنام دوسری آمد خداوند یسوع مسیح کی دیکھو کتاب اردو زبان میں ہے بھائی صاحب کی التماس شایع ہونے کے بعد ہم نے خط لکھا کہ بہتر ہوتا کہ آپ پادری صاحب موصوف کی دلائل جو کتاب مذکور میں مندرج ہیں بذریعہ نور افشاں روشن کر دیجئے پر اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو وہ کتاب ہی آپ وی پی پارسل کرکے روانہ کر دیجئے یا اس کا پتہ تحریر فرمایئے کہ وہ کہاں سے مل سکتی ہے۔ میں اُس کو بڑی خوشی سے دیکھونگا۔ بہت عرصہ تک انتظاری کی پر کچھ وصول نہ ہوا۔ پھر پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی لاہور سے کتاب طلب کی۔ شکر کیا کہ مل گئی۔ بھائی صاحب کی صلاح کے مطابق اس کو خوب غور سے پڑھا اور دیکھا اور اُس کی حقیقت کو معلوم کیا۔ پر اس میں تسلی نہیں پائی۔ کیونکہ پادری صاحب نے جو دلیل دی ہے وہ خدا کے کلام کے اور واقعات کے برخلاف ہے۔ پادری صاحب اس کتاب میں لکھتے ہیں کہ چھوٹے سینگ سے





مراد انٹی کرائیسٹ ہے۔ جو ابھی تک آیا نہیں بلکہ آنے والا ہے۔ پر خدا کا کلام کہتا ہے کہ دس سینگوں میں سے ایک چھوٹا سینگ نکلا اور پہلے تین سینگ جڑ سے اکھاڑے گئے (عزرہ دانی ۷: ۸ و ۲۰ و ۲۴) یعنی دس سینگوں کی موجودگی میں چھوٹا سینگ نکلا چھوٹا سینگ نکلنے کے بعد پہلے تین سینگ جڑ سے اکھاڑے گئے۔ واقعات کا یہ بیان ہے کہ دس سینگوں میں سے تین آجکل موجود ہی نہیں وہ جڑ سے اکھڑ چکے ہیں (عدم گنجائش کے باعث ان سینگوں کے تواریخی واقعات پھر کبھی عرض کرونگا) اس واسطے پادری صاحب کا خیال درست نہیں کہ یہ چھوٹا سینگ نکلنے والا ہے۔ بلکہ تواریخ اور واقعات کے حساب سے اور کلام کے فرمان کے مطابق نکل چکا ماننا مناسب ہے۔ کیونکہ وہ دس سینگ پورے موجود نہیں۔ اس واسطے اس پیشینگوئی میں انٹی کرائیسٹ کا ذکر کلام کے برخلاف ہے۔ اس کے علاوہ پادری صاحب پیشینگوئی کے مفہوم سے ناواقف ہو کر انٹی کرائیسٹ والی غلطی کر گئے اسی طرح میعاد کی جو ساڑھے تین برس بتلائی ہے غلطی کر گئے ہیں وہ میعاد مدت ہے نہیں اور آدھی مدت ۳½ برس نہیں بلکہ ۱۲۶۰ برس ہی ہے کیونکہ بائیبل کے قانون کے باہر جانا خواہ مخواہ غلطی میں پڑنا ہے۔ نیز تی طور سے ایک دن ایک سو برس کے برابر ہے حزقی ۴: ۶ و گنتی ۱۴: ۳۴ اس کے علاوہ عموماً دانی ایل میں جتنی دفعہ دنوں کا ذکر ہوا ہے وہ سب برسوں کا شمار ہے۔ جیسا کہ خود پادری ادلسن صاحب نے دانی ایل کے ستر ہفتوں کا ذکر کرنے میں دان ۸: ۲۴-۲۷ اپنی کتاب کی ۱۷ گفتگو میں ایک دن کا ایک سال مراد لیکر تفسیر کی ہے۔ اس لئے بھائی دانی۔ آر مردان صاحب کی التماس پر ہماری گذارش ہے کہ ہماری حیرانگی ابھی تک باقی ہے۔ کرکے ایک نسخہ تجویز کیجئے۔ ہم کو امید ہے کہ ہمارے بزرگ جیسا کہ ہم نے ۳۱ مئی کے اخبار نور افشاں میں عرض کی تھی اور غور کرینگے۔ مناسب ہے کر غور کیا جائے۔ بہت خیالات کی صفائی ہو گئی ہے اور کچھ اور باقی ہے۔ ہماری محنت اور کوشش رائیگاں نہیں جا رہی فائدہ ہوتا جاتا ہے۔ فقط

خاکسار خادم۔ این۔ ایم۔ واعظ

یسوع مسیح کے نام سے

پیارے مسیحی بھائی۔ میں بڑی دیر سے نور افشاں میں ایک جواب مضمون مسوپوٹامیہ کے نام سے پڑھ رہا ہوں مگر حیران ہوں کہ اس کے لکھنے والے کا نام درج نہیں ہوتا میں نے بہت سے دوستوں سے پتہ کیا مگر پتہ نہ ملا سو میں چاہتا ہوں کہ نور افشاں میں لکھکر پتہ دریافت کروں کہ اس کو کون لکھتا ہے۔ میں سارے دل سے اُس کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں کہ وہ اس مضمون کو کو چھوٹے سے چو ورقہ کی شکل میں اُردو اور گورمکھی کی ہزاروں کاپیاں چھاپ کر گاؤں کے لوگوں اور دیہاتیوں میں مسوپوٹامیہ اور پنجاب میں مفت تقسیم کیا جاوے میں تو میں پانچ روپیہ چندہ دونگا۔ امید ہے کہ اور بھی بہت سے دوست اُن کو مدد دینگے۔ آجکل ایسے مضمون کی بہت بڑی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ کیا پیارے مسیحی بھائی اس طرف جلدی توجہ کرینگے اسی طرح سے سرکار کی مدد کرینگے؟ میں تو ایسے لائق مضمون لکھنے والے کو وعدہ کر کے کہتا ہوں کہ ہر ایک ایسے مضمون کے چھاپکر بانٹنے پر پانچ پانچ روپیہ ادا کرونگا کیسی بھلائی بکھو خیر تو ہم کس طرح ہر صورت سے مدد جنگ میں دے رہی ہیں کیا ہم سے یہ چھوٹا سا کام بھی نہیں ہو سکتا۔ میری اس تحریر کو جلدی سے نور افشاں میں چھاپ دیویں یہ ایک مفید تجویز ہے۔ سلام۔ مادر لاہور ضلع کا ایک مناد

نامہ نگار مسٹر خان صاحب اپنا پورا پتہ نور افشاں میں درج کرنے کے لئے جلد تحریر فرمائیں (اڈیٹر)

تصویر محبت

بجلی کے پنکھے چل رہے ہیں لمپ روشن ہیں حاضرین جلسہ جن میں کرسچین طلباء پروفیسران کالج اور دیگر اصحاب ہیں۔ اپنے اپنے مرتبے کے لحاظ سے بیٹھے ہیں۔ طالب علم نہایت بے باکی سے مذاقیہ الفاظ میں کچھ تقریر کرتے ہیں۔ جس کو سُن کر سب صاحبان بے اختیار ہنس پڑتے ہیں۔ جن دو شخصوں کا مذاق کیا جا رہا ہے۔ اُن کے چہروں پر سرخی چھا جاتی ہے۔ لوگوں کی نظریں اُن کی آنکھوں کو نیچا کر دیتی ہیں۔ ان دونوں چہروں پر ہنسی آتی ہے۔ مگر جلدی ہی سرخی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ایک اُن میں سے تیس سال کا ہونے والا دراز قد اور حسین جوان ہے جس کے چہرے سے شیرانی جلال ٹپکتا ہے۔ جو خوش طبعی اور ملنساری میں مشہور ہے۔ یہ سفید سوٹ پہنے ایک نازک بدن کے پہلو میں بیٹھا ہے۔ آج اُس کی خوشی کا پیمانہ لبریز ہے آج ایک بڑی بھاری تمنا پوری ہوتی ہے۔ دوسرا شخص بھی نقش و نگار میں کم نہیں۔ سیاہ بالوں میں چاند سا مکھڑا عجب بہار دے رہا ہے۔ خصلت کی مجسم ہے مسکراہٹ ہر وقت لبوں پر کھیلتی رہتی ہے۔ ابھی چند ایک ماہ گذرے کہ یہ مس صاحبہ اپنے وطن امریکہ سے آکر اپنی دوست مسز والٹر کے ہاں ٹھہری ہے یہ بھی اپنے پیارے پر دل سے نثار ہے۔ اس وقت اُن کے دلوں کے اظہار اور پہلی واردات سنانے کے لئے مسٹر عباد اللہ ایک نظم خود ساختہ پڑھتے ہیں ملاحظہ فرمائیے۔

یا الٰہی رحم تیرا آشکارا ہو گیا۔
منتظر جس دن کے تھے آج کا نظارا ہو گیا

ہے سپیرس نے لگائی ہیں پر جی پیار کی
زور سے جسکی مس سمتھ کا دل بے پارہ ہو گیا

کیوں نہ پنشن لاج صاحب روز و شب جایا کئے
اب ہمیں معلوم کہ تھا کوئی پیارا ہو گیا۔
ہے کنیڈی ہال میں بھی آنا جانا اب تو کم
تھا یہی اک بھید جواب آشکارا ہو گیا
کورٹ شپ ہیں بہت مصروف صاحب آجکل
اس سبب سے ہال میں کم آنا جانا ہو گیا
یہ اسیران کے ہوئے اور وہ ہوئیں انکی اسیر
یہ ہیں پیاری اُن کی اور وہ اُن کا پیارا ہو گیا
ہو مبارک مس سمتھ کو اور سپرس کو بھی ہو۔
ہوگئی انگیجمنٹ دل خوش ہمارا ہو گیا
ہے دعا فیروز کی کہ شاد یہ پیئر رہے۔
اور سنیں میرج سے پکا اب یہ جوڑا ہو گیا

سامعین نعرہ ہائے خوشی میں تالیاں بجاتے ہیں۔ نظم پسند عام ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کا ترجمہ انگریزی میں سُنایا جاتا ہے۔ جس کو سن کر اس جوڑے سے باغیچہ کو زیب دینے والے دو گل خوب کھلکھلاتے ہیں۔ کچھ ناولوں کے بعد جلسہ برخاست ہو جاتا ہے

۲۵ مئی سنیچر کی رات کو کالج ہال میں کرسچین ویمن سوسائٹی کی امداد کے لئے کچھ مذاقیہ ایکٹ کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں مسرور جوان سٹیج پر آکر اپنے اپنے سازوں کو ایسے ڈھنگ سے بجاتے ہیں۔ اور سریلی آوازیں نکالتے ہیں کہ تمام موجودہ خلقت کے دلوں کو موہ لیتے ہیں۔ غرضیکہ اس رات ان دونوں کی موجودگی سے دوبالا نہیں بلکہ اس مجمع کی رونق سہ بالا ہوگئی ہو۔ واقعی یہ جوڑا لاہور میں یکتا ہے۔ جسمانی پہلو۔ عمروں کی امنگوں کے لحاظ سے تو کوئی کمی بیشی نہیں مگر طرہ یہ کہ طبیعت و خصلت بھی یکساں ہے خوش اخلاقی میں ایک دوسرے کو مات کرتے ہیں۔ اپنے خوش کن برتاؤ اور میل جول سے اس دنیا کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔

خوب سیریں کیں۔ سڑکوں پر پھرے۔ باغوں میں گئے۔ کھیل دیکھے۔ غرض جہاں گئے دلچسپی ہر جا موجود تھی۔ گفتگو کے الفت سے دل ہمیشہ شاد تھا۔

آج ۲۶ مئی اتوار ہے۔ مس صاحبہ کی طبیعت علیل ہے۔ عزیز احباب بے چین ہو جاتے ہیں۔ اگلے روز تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ علاج کرنے میں آرام نہیں ہوتا۔ جاں نثار سپرس گھبرا رہا ہے۔ بے چینی سے اس چھپرہ انا محال ہے۔ منگل کی رات سے درد ایک حد تک پہونچ گیا ہے۔ بدھ کی صبح ہر طرف اداسی کی کرنیں برسا رہی ہے۔ بیمار بستر پر گھڑی گھڑی کروٹیں بدلتا ہے۔ پھول سا چہرہ کملا گیا ہے۔ جس پر کبھی کبھی عرق آجاتا ہے۔ بے چین ہو کر ہاتھ ادھر اُدھر مارتا ہے۔ پیارا جان نثار اس وقت بے قرار ہے۔ ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا ہے اور دباتا ہے۔ چہرہ پر جھکتا ہے۔ نرم اور محبت آمیز الفاظ میں بولتا ہے۔ تسلی دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑتا۔ آخر ۲ بجے شام کے قریب پھر ڈاکٹر کے پاس دوڑتا ہے۔ ادھر بیمار کی حالت اور ابتر ہو جاتی ہے۔ لیکن بیمار تکلیف جھیلنے والی خوشی سے برداشت کرتی ہے۔ صبر کرتی ہے۔ راضی برضائے خدا ہے۔ آفرین کس اطمینان کیساتھ خاموش ہو جاتی ہے

رات بھر کا جگا جس نے کھانا بھی پیٹ بھر کر دو روز سے نہ کھایا۔ دھوپ میں کملایا ہوا جب واپس آتا ہے تو حیران ہو جاتا ہے۔ خیال کرتا ہے کہ شائد درد بالکل بند ہو گیا ہے۔ بیمار سو گیا ہے۔ ہاں بیشک بیمار سو گیا ہے۔ اور گہری نیند۔

ہاتھ دیکھتا ہے نبض بند۔ ناک پر ہاتھ رکھتا ہو سانس غائب۔ کلیجہ دھک سے ہو جاتا ہے۔ ایک ابال اُٹھتا ہے۔ رونا گلے میں اٹک جاتا ہے۔ آنکھوں میں سوائے اندھیرے کے کچھ نہیں۔ کیوں؟ چراغ گل ہے۔ بیہوش ہونے سے سنبھل جاتا ہے۔ صبر کرتا ہے۔ ضبط کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتا۔

دوستو! ایک نوجوان ساری عمر میں ایک ہی شخص کو محبت کرے۔ ایک نوجوان اپنی سب سے بڑی خواہش کو پالے۔ پھر ایک نوجوان کی آنے والی امیدیں جو چمک رہی ہوں اُن کو مایوسی اپنے بھیانک دامن سے ڈھانپ لے تو کیا یہ تیر دل کو چھید کر ناسور پیدا نہ کرینگے۔ بھرے ہوئے دل کے ارمانوں کو بہا نہ دینگے؟

وہی شخص جس نے پیغام شادی سے پہلے ٹھان لی تھی کہ اگر نامنظور ہی ہوئی تو انڈیا چھوڑ دونگا۔ اب جبکہ قطعی دوری ہوئی تو کیا دنیا چھوڑ نہ جائیگا؟

عزیزہ کے گذر جانے کے چار گھنٹے بعد جبکہ لاش کو مسٹر والٹر کے ہاں سے مسٹر لوکس کی کوٹھی میں لے آتے ہیں تو رات کے وقت سپرس کینیڈی ہال میں آتا ہے۔ اور لڑکوں کو بلا کر دعا سے پہلے یہ کہتا ہے "مسیح کی محبت جو مس سمتھ کے ذریعہ اور بھی بڑھ گئی تھی مجھے یقین دلاتی ہے کہ مس سمتھ یہاں موجود ہے۔ تم جانتے ہو کہ تم سب کینیڈین کو وہ کیسا چاہتی تھی۔ مگر اب بھی اس کو تمہارے سے وہی دل لگاؤ ہے۔ وہ تم کو اب بھی پیار کرتی ہے۔ وہ تم کو جانتی ہے۔ وہ تم میں سے ہر ایک کو نام لیکر پکار سکتی ہے۔ یہ خوشی کی حالت جو مجھ پر اس وقت معمول کے خلاف واقعہ ہے اس وجہ سے ہے کہ میں مسیح کو پیار کرتا ہوں۔ اور وہ اُس کے پاس گئی جو ہر جگہ موجود ہے مسیح کی دائمی محبت نے مجھے اس کا غم بھلا دیا ہے"

صاحبو! یہاں ہے سبق۔ لے لو۔ یہ بناوٹ نہیں یہ امر واقعہ ہے۔ جو درحقیقت ظہور میں آیا۔ ایک کمزور ایمان والا ضرور خودکشی کر لیتا۔ جن کے پیارے اس دنیا سے گذر کر موت پر فتح پاتے ہیں۔ اور خدا باپ کے پاس جا کر ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ اُن کو چاہیے اس طرح صبر کریں۔ گو یہ کلمات صاحب کی زبان سے



رک رک کر نکلتے تھے۔ گر اُن کا کلیجہ منہہ کو آتا تھا۔ گو مرتزں کی بیماری قابض ہو کر رخنہ کیا چاہتی تھی عزم شکستہ دل ایوسی برسا کر خرمن ہستی کو برباد کرنے کی کوشش میں تھا۔ مگر خدا مسیح اور روح القدس کی محبت سے بھرپور شخص اُن کی مدد اور اپنی عقل سے غالب آیا۔ چھاتی پر پتھر رکھ لیا۔ بڑی بہادری سے بیخ پر فتح پائی۔

مس سمتھ صاحبہ کے اس جہاں بے پایاں سے کوچ کرنے کا افسوس تقریباً کل اصحاب کو جو اُن کو جانتے تھے اور اُن کو دیکھا تھا ہوا۔ آخر بدھ کی رات آنکھوں میں گذارنے کے بعد صبح غم اپنا داماں چاک کرتی ہے۔ بہت سے چہروں پر پژمردگی چھائی ہوئی ہے۔ کئی ایک سچے دوست رومال سے تر آنکھوں کو خشک کرتے ہیں۔ مگر سچا عزیز اس وقت بھی کوئی آثار الم اپنے بشرہ سے ظاہر نہیں کرتا۔ قبرستان کے دروازہ سے جنازے کے پیچھے ہو لیتا ہے۔ چپ چاپ مسٹر وارڈ کو پکڑے ہوئے آہستہ آہستہ چل رہا ہے۔ جب جنازہ دھیرے دھیرے گہرے غار میں اتار تے ہیں تو ہر دلعزیز صورت آنکھوں میں پھر جاتی ہے۔ جو کل نرم گدوں میں تھی آج اینٹوں اور گارے کے ٹکڑوں سے بچھونے پہ سوئے گی۔ مگر اُسکی پاک روح پاک روحوں میں پرواز کر جاتی ہے

پادری مٹھی بھر مٹی ڈالتا ہے۔ لوگ پھول برسا کر چلے جاتے ہیں۔ غم اور جوان موت کا افسوس ساتھ لیجاتے ہیں۔ مگر وہ شخص جسکا گہرا تعلق تھا یوں سمجھتا ہے کہ وہ میرے ساتھ ہے۔ اس لئے خوشی خوشی واپس آتا ہے۔ کیا کوئی دل ہے جو اپنے پیارے کو ہمیشہ کے لئے بند ہوتا دیکھے۔ کیا کوئی ہے جو اپنے ساتھی کو جنگل میں اکیلا چھوڑ کر چلا جاوے۔ کیا کوئی ہے جو آنسو نہ بہاوے ÷

سچی محبت کی تصویر کے جسم خاک میں سو رہے الفت کی زندہ صورت کی روح تو اپنے ہم جنسوں میں عالم بالا میں جا بیٹھی۔ وہ تیری منتظر تھیں۔ اس مسبب الاسباب نے گنہگار دنیا میں تیری ہستی کو قایم رکھنا بہتر جانا اس لئے وہاں بلا لیا اور وہاں داخل کیا جہاں سوائے اس شخص کے جو تیرے جیسا حلیم حبشی خوش دل نہ رکھتا ہو داخل نہ ہو گا ÷

خدا ایک ان عزیزوں کو جن کو تو دل وجان سے پیاری تھی ازحد تسلی دے۔ اور بلحاظ جسم تیری جدائی کو محسوس کرنے کی طاقت عطا فرما دے۔

از م۔ ب۔ حکیم۔ لاہو

مسیح خداوند کی دوسری آمد

نوٹ (۱) ہمارے خداوند کے واپس آنے پر سلسلہ وار واقعات کا زمین اور آسمان میں ہونا ضروری ہے نہ کہ علیحدہ فعل

(۲) مسیح کا اپنے مقدسوں کے لئے آنا مسیح کا اُن کے ساتھ ظاہر ہونے سے پیشتر ہوگا۔ یعنی پہلے سب مقدس جو مسیح میں سوئے ہوئے ہیں اور جو کہ زندہ ہونگے۔ بادلوں پر مسیح کی ملاقات کرینگے۔ اور بعد ازاں مسیح اُن کے ساتھ اس دنیا پر آویگا۔ اور اپنے آپ کو دنیا پہ ظاہر کرے گا۔

(۳) اُس کی حضوری اور اُس کے ظہور میں امتیاز کرو۔ ترجموں میں "اُس کی حضوری" کے بجائے "اُس کے آنے" آیا ہے۔ لیکن اصل یونانی میں اُس کی حضوری ہی آیا ہے۔ دیکھیو حاشیہ متی ۲۴: ۳

(۴) مسیح کی دوسری آمد کے متعلق تین پیشینگوئیاں کی گئی ہیں۔ خدا کا ارادہ کہ یہودیوں کو سرفراز کرنے۔ اور غیر قوموں کو عزت بخشنے۔ اور کلیسیا کو جلال میں مخصوص کرے۔ یہودیوں اور غیر اقوام کو اس دنیا میں سرفرازی اور عزت ملیگی۔ لیکن کلیسیا کو آسمان میں جلال ملیگا۔

(۵) بابل۔ (مخالف مسیح کا شہر) یروشلم یعنی دنیا کے دارالسلطنت اور بادشاہ عظیم کے شہر کو مسیح۔ خداوند کے راج کے دوران میں راہ دیگا۔

(۶) خداوند کا کلام بتحقیق ہے۔ اس لئے اُس سے ہمیشہ محبت کرنی اور اس کو استعمال کرنا سیکھو

واقعات کا خلاصہ

(۱) خداوند کی حضوری میں مقدسوں کی قیامت اور خوشی۔ ا تسلنیکیوں ۴: ۱۵-۱۸

(۲) ایمانداروں یعنی اُن مقدسوں کی جو کہ خداوند کی حضوری میں ہونگے۔ عدالت اور اُن کے کاموں کا بدلا ۲ کرنتھی ۵: ۹-۱۰

(۳) برہ کی شادی۔ مکاشفہ ۱۹: ۶-۹

(۴) خداوند کا اپنے مقدسوں اور لاکھوں فرشتوں کے ساتھ آنا ۲ تھسلنیکیوں ۱: ۷-۱۰ مکاشفہ ۱۹: ۸ اور ۱۳-۱۴ ÷

(۵) ہرمگدون مکاشفہ ۱۶: ۱۳-۱۶ و ۱۹: ۱۱-۱۲

(۶) قوموں کی عدالت متی ۲۵: ۳۱-۴۶

(۷) خداوند مسیح کی ہزار سال کی سلطنت۔ مکاشفہ ۲۰: ۱-۷ وغیرہ۔

(۸) اخیری گمراہی۔ قیامت۔ کھوئے ہوؤں کی عدالت مکاشفہ ۲۰: ۷-۱۵

(۹) نیا آسمان۔ نئی زمین اور نیا شہر مکاشفہ ۲۱ و ۲۲ باب۔ پورا بیان اور خلاصہ بعد اثبات کلام اللہ ذیل میں دیکھو۔

کتاب مقدس کا ثبوت جو کہ ہمارے خداوند یسوع مسیح کے واپس آنے کے

متعلق ہیں:

دمہربانی سے ان حوالوں کو اپنی بائیبل شریف کھولکر دیکھیں)

سب سے پہلے اُس صاف وعدہ کو پڑھیں جو کہ مسیح نے اپنے جی اُٹھنے کے بعد ہی بیت عنیاہ کے ساتھ زیتون کے پہاڑ پر دیا تھا (متی ۲۸: ۱۹+ لوقا ۲۴: ۵۰+ اعمال ۱: ۹-۱۲)

یُس کا بادلوں پر آنا حقیقی شخص۔ اچانک اور جبکہ لوگ ناامید ہو گئے ہونگے۔ اُسی طرح پھر آویگا جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے۔

اس سے مرت ہرگز مراد نہیں ہے۔ مکاشفہ: ۷+ متی ۲۴: ۳۰+ ۲۶: ۶۴ اعمال ۱: ۱۱+ ۳: ۲۱+ ذکریاہ ۱۴: ۱-۴+ تھسلنیکیوں ۴: ۱۶-۱۸

(نقشہ آئیندہ درج ہوگا)

اشتہار

(دمہ کا شرطیہ علاج)

بہت لوگ کہتے ہیں کہ دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے پر آپ ذرا شک نہ کریں۔ دمہ کا شرطیہ علاج میرے پاس ہے جس وقت دمہ چڑھا ہو اور دم گھٹ کر دم نکلجانے کی دیر ہو تو اس دوا کی دو خوراک کھائیے اور خدا کا شکر کیجئے۔ قیمت عہ۔ محصولڈاک ذمہ خریدار۔

المشتہر ڈاکٹر ای این او سیلا ایم ڈاکخانہ لکھن پور۔ سرگجہ سی۔ پی

ضروری التماس

نور افشاں کا ہر ایک خریدار دس پڑھے لکھے شریف مسیحیوں کے نام معہ اُن کے پورے پتے کے لکھکر بہت جلد دفتر نور افشاں میں ارسال فرماویں۔ (اڈیٹر)

کرسچن لوائز بورڈنگ سکول لودیانا

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام

حرفتی کارخانہ۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے عرصہ سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یکم اپریل سنہ حال سے لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیرنگرانی کر دی ہیں اس سے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے خرچ خوراک ماہوار فی طالب علم فیس جماعت ابتدائی فی طالب علم سرکاری شرح ستفرقات قیمت کتب دستیخطری علاوہ ازیں ان کے طالب علم برائے حصول تعلیم مشن سکولوں میں داخل ہوتے ہیں سکول ہذا میں متجھ کا زنجیر نلاء پیر کرسی وغیرہ مناسب قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جن رکھنا کرکٹ وال گیرم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں کرکٹ وال فی عـہ سے عـہ تک جن رکھنا عـہ سے اس تک مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کیلئے جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا وسعت انتظام پر واقعہ ہے اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے خوش وضع حوض عبادت کے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونیکی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

باغ عدل

ایڈیٹر مسز کیلب۔

چندہ سالانہ مع محصولڈاک بہ شرح عہ اگر پانچ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو ۳ فی کاپی ہوگا۔ المشتہر ای۔ ایم ویری ڈی ڈی لودیانہ

کرسچن بک سٹور لودیانا

یہاں ہر قسم کی مسیحی علم دینی کتابیں فروخت ہوتی ہیں جو ہندی اور پنجابی زبانوں میں ٹریکٹ سوسائٹی پنجاب ریلجس بک سوسائٹی اینڈ تھارکلی سوسائٹی کیون سے شائع ہوتی ہیں فہرست کتب کے لئے درخواست بھیجو

منیجر پادری ای۔ ایم ویری صاحب لودیانہ۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں ترجمے اینڈیو کے مضامین اور سنڈے سکولوں کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تحریر خریدار ان ۳ یا ۴ ہے یکم مئی بے نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی نیو پریس الہ آباد سے طلب کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ پیشگی معہ محصولڈاک ۳ ... عہ

ہندوستان و پنجاب سے ... ے

غیر ممالک سے ... ۳ ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا حصہ	۸/	ے	دعہ
چوتھائی کالم	ے	بعہ	عـہ
نصف کالم	دعہ	عـہ	دعـہ
پورا کالم	عـہ	دعـہ	ـہ
پورا صفحہ	صـہ	صعـہ	باصـہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائیلی برادرز چھپا۔